پاکستان: کرسچن میرج ایکٹ مجریہ ۱۸۷۲ء میں ترمیم تجویز کی گئی ہے۔

شریعت اسلامیہ کی رُو سے مسلمان مردوں کو "اہل کتاب" خواتین سے شادی کی اجازت حاصل ہے۔ اس پس منظر میں اسلامی نظریاتی کونسل نے کرسچن میرج ایکٹ مجریہ ۱۸۷۲ء میں ترمیم تجویز کی ہے۔ "وفاقی شرعی عدالت نے اسلامی نظریاتی کونسل کے مؤقف سے اتفاق کرتے ہوئے وفاقی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ اس قانون میں ترمیم کی جائے۔" ذمہ دار ذرائع کے مطابق "ترمیمی مسوّدہ تیار کرلیا گیا ہے۔" (روزنامہ جنگ، لاہور -۶ مارچ ۱۹۹۳ء)

"ہم نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی لیول پر پریشر بلڈ اپ کرنے میں بے حد کامیاب رہے" - فادر جیمز چنن

[ڈومینکن برادری کے وائس پراونشل ریورنڈ جیمز چنن پاپائے روم کے پاکستانی مشیر ہیں۔ پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" نے ان کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے جس میں انہوں نے اپنی زندگی، سرگرمیوں اور مسیحی برادری کے مسائل پر اظہار خیال کیا ہے۔ ذیل میں ان کے انٹرویو کے چند حصے پیش کیے جاتے ہیں جو مسلم - مسیحی تعلقات کے حوالے سے اہم ہیں۔ مدیر]

ریورنڈ جیمز چنن نے بین المذاہب مکالمے کی اہمیت اور ضرورت پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "بے چینی اور سیاسی انتشار کے اس زمانے میں ہمیں مثبت سوچ کو فروغ دینے کی ضرورت ہے اور یہ مناظرے سے نہیں بلکہ مکالمے کے ذریعے ممکن ہے اور انٹر ریلیجس ڈائیلاگ اسی مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ غلط فہمیوں کو دور کیا جائے اور باہمی اختلافات کو دور کر کے ایک برادرانہ فضا کو فروغ دیا جاسکے جو کہ وسیع تر قومی مفاد میں ہو۔ اب جہاں مختلف مذاہب میں بہت سے اختلافات ہیں تو بہت ساری مشترکہ چیزیں بھی پائی جاتی ہیں جیسے ایک خدا پر یقین رکھنا، قیامت کا شعور، اجر اور جزاء کا تصور، انسانیت کی فلاح و بہبود وغیرہ، تو اسی طرح ہم کم از کم مشترکہ چیزوں کے فروغ کے لیے تو مل جل کر کام کرسکتے ہیں جیسے انسانیت کی فلاح و بہبود اور ہم اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں اور کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں لیکن ابھی مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک میری رائے ہے تو میں تو یہ کہتا ہوں کہ مکالمہ صرف Specialists کے درمیان ہی نہیں ہونا چاہیے بلکہ تمام لوگوں کی شمولیت کی بنیادی سطح پر بڑی ضرورت ہے اور اس کا دائرہ کار بڑے

شہروں سے نکل کر دوسرے چھوٹے شہروں، قصبوں اور دیہات تک ہونا چاہیے تاکہ جو زندگی کا ڈائیلاگ ہے، رہن سہن کا ڈائیلاگ ہے، اس پر بھی توجہ دی جا سکے۔ ایشیا میں انٹر ریلیجس ڈائیلاگ جیسی تنظیموں کی بڑی ضرورت ہے کیوں کہ بہت سے مذاہب اکھٹے رہتے ہیں --- پاکستان میں ڈائیلاگ کے بغیر ہمارا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ یہ وقت کی آواز ہے۔"

کرسچن میرج ایکٹ میں مجوّزہ تبدیلی کے بارے میں ریورنڈ جیمز چنن نے کہا کہ "میں نے بھی بڑے دکھ اور تشویش کے ساتھ یہ خبر پڑھی۔ میرے خیال میں اسلامی نظریاتی کونسل کو کرسچن میرج ایکٹ مجریہ ۱۸۷۲ء میں ترمیم کرنے سے پہلے مسیحی علماء اور رہنماؤں سے مشورہ کرنا چاہیے۔ ان کی تجاویز پر ٹھنڈے دل سے غور و خوص کریں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں کیوں کہ اس ترمیم سے شناختی کارڈ ایشو جیسے حالات پیدا ہوسکتے ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے سال جب شناختی کارڈ کا ایشو اٹھا تھا تو اس سلسلے میں نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی پریس ذرائع ابلاغ نے بھی بہت بڑا کردار ادا کیا۔ ہر طرف ہمارے ساتھ ہونے والی زیادتی کا چرچا تھا۔ اس کی بدولت ہم نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی لیول پر پریشر بلڈاپ کرنے میں بے حد کامیاب رہے۔ ہماری بات براہ راست حکومت اور بین الاقوامی اداروں اور میڈیا تک پہنچی اور حکومت کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی پڑی -" (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب"، لاہور - یکم تا ۱۵ اپریل ۱۹۹۳ء)

ملائشیا: آرچ بشپ کی جانب سے "نفاذِ شریعت" کے خلاف پارلیمنٹ سے تعاون کی اپیل

ملائشیا کی شمالی ریاست کیلانٹن میں، جو تھائی لینڈ کی سرحد کے ساتھ ہے، مسلمانوں کو غالب اکثریت حاصل ہے، اور ۱۹۹۰ء سے یہاں پارٹی اسلام (اسلامی جماعت) حکمران چلی آرہی ہے۔ وفاقی سطح پر یہ پارٹی یونائیٹڈ ملیز نیشنل آرگنائزیشن کی مخلوط حکومت کے خلاف حزبِ اختلاف کا کردار ادا کر رہی ہے۔ "پارٹی اسلام" نے "نفاذ شریعت" کے لیے مہم چلائی ہے تاکہ شریعت پر مبنی قوانین کو ریاستی دستور میں شامل کرلیا جائے مگر اس کے لیے وفاقی دستور میں ترمیم ضروری ہے۔

اس پس منظر میں جہاں "پارٹی اسلام" وفاقی دستور میں ترمیم کے لیے کوشاں ہے، وہاں کوالالمپور کے آرچ بشپ ذاتی حیثیت میں اور مسیحی رہنما دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ مل کر نفاذِ شریعت کی راہ روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آرچ بشپ اور ان کے ساتھیوں کی سرگرمیوں کے